امیر الامراء نواب نجیب الدولہ ثابت جنگ

اور

جنگ پانی پت

(مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی اکبرآبادی)

(۱۱)

واقعات زندگی پر تبصرہ | تاریخ زوال سلطنت مغلیہ مؤلفہ ایچ جے لکھن میں تحریر ہے کہ ۱۷۶۱ میں ابدالی کابل کو واپس گیا اپنے واپسی کے وقت یہ انتظام کرتا گیا کہ مرزا جواں بخت کو امور سلطنت برائے نام سپرد کئے اور تمام نگرانی وانتظام سلطنت نجیب الدولہ کے ہاتھ میں چھوڑا اس سے بہتر اور کوئی انتظام نہیں ہو سکتا تھا۔ مرزا جواں بخت ہوشیار اور نیک آدمی تھا اور امیر الامرار نجیب الدولہ ایک ایسا شخص تھا کہ دانائی اور ایمان داری میں اپنا نظیر نہیں رکھتا تھا

دوندے خاں نے اپنے پرانے ساتھی ورفیق کی ہمیشہ مدد کی اور عمدہ اس سے برتاؤ کیا ایسا ہی طرز عمل شجاع الدولہ کے ساتھ اس کا تھا۔

اور ملہار راؤ ہلکر کو بھی راضی رکھا یہ مرہٹہ اس قدر اس کا مطیع تھا کہ اس نے اپنے ملک والوں کی طرفداری چھوڑ کر پانی پت کی بربادی سے اس کو بچا لے گیا۔

امور سلطنت | نجیب الدولہ نے امور سلطنت کو نہایت قابلیت اور کامیابی کے ساتھ انجام دیا مرہٹوں کو دوآبے سے نکال دیا اور آگرہ میں صرف جاٹوں کا ایک قلعہ باقی رہ گیا۔

نجیب الدولہ کے آٹھ برس کے زمانہ حکومت میں مرہٹے ہندوستان میں نظر نہ پڑتے تھے البتہ خفیف جھڑپیں رہیں۔

نجیب الدولہ مرہٹوں کے آخر تنازعے کے تصفیہ میں مشغول تھا کہ اس کو موت آگئی ہم پر فرض ہے کہ اس شخص نیک نہاد ایماندار کی نسبت اپنی رائے لکھیں اور جو کچھ ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں اس سے اس شخص کی لیاقت اور جرأت ظاہر ہوتی ہے۔ سلطنت کے واسطے اچھا ہوتا کہ اگر اس کے اولاد میں اس کی سی قابلیت ہوتی۔ نجیب الدولہ کی کارروائی اور طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیسے اعلیٰ درجہ کا شخص امرائے ہندوستان میں تھا"

وفات | نجیب الدولہ مرض مزمن میں عرصہ سے مبتلا تھے مرض نے شدت پکڑی تبدیلی آب و ہوا کے لئے علاقہ نجیب گڑھ جا کے سکونت اختیار کی غرضکہ ایک عرصہ تک بیمار رہ کر ۴۴ ستمبر ۱۱۸۴ھ ہاپڑ کے مقام پر وفات پائی۔

"ناظم ملک بقا" ان کی تاریخ وفات ہے

رباعی

زمیں را شیوهٔ شیون بپا شد ملک را گریہ دنداں نما شد

بداں قدوسیاں دادند ایں رمز نجیب الدولہ واصل باخدا شد
۱۱۸۴

نواب سید علی محمد خاں بہادر

نواب سید علی محمد خاں بہادر سردار داؤد خاں کے پسر متبنیٰ رام پور ریاست کے بانی مبانی۔ سردار داؤد خاں کے انتقال کے وقت ان کی عمر ۱۴ سال کی تھی تمام سرداروں نے ان کی سرداری کو قبول کیا اور نواب دوندے خاں نے نواب عظمت اللہ حاکم مرادآباد سے داؤد خاں کی جاگیر ان کو دخل دلوا دیا۔

نواب علی محمد خاں ایک اقبال مند شخص تھے دوندے خاں جیسے دلیر، جری اور مدبر کی سپہ سالاری میں بہت جلد ترقی کی مقبوضات میں اضافہ کیا پرگنہ منونا اور آنولہ قابل ذکر ہیں آنولہ کی فتح سے روہیلوں کی طاقت اور ثروت میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا نوابی ٹھاٹ جم گئے اور ایک وکیل کو دہلی بھیج کر وزیر الممالک قمرالدین خاں سے براہ راست آنولہ کی سند

حکومت بھی حاصل کی۔

دربار شاہی میں رسوخ کا ذریعہ یہ ہاتھ لگا کہ ان ایام میں افواج شاہی نے جالندھر میں سادات بارہہ پر چڑھائی کی اس میں یہ شریک رہے بعد فتح روہیلہ سردار علی محمد خاں کو اس کے صلہ میں زر مال گذاری سالانہ میں کسی قدر کمی خطاب نوابی اور نوبت وعلم وغیرہ عطا ہوئے دوندے خاں نے نواب کے عروج کی اس منزل پر اپنے حقیقی چچازاد بھائی حافظ رحمت خاں کو نواب سے دعوت دلوائی یہ مدبر اور عالی دماغ فرد تھے۔ یہ شاہ عالم خاں کے خلف الرشید تھے ہندوستان آئے اور نواب کے یہاں رفاقت اختیار کی ان کی وجہ سے روہیلوں کا مستقبل روشن نظر آنے لگا۔ ان روہیلہ سرداروں کی بڑھتی ہوئی طاقت سے محمد شاہ خوف زدہ ہوا اور ایرانی امراء کے کہنے سے ۱۱۵۸ھ میں راجہ ہرنند کھتری کو کٹھیر کے انتظام اور روہیلوں کی تادیب کے لئے مقرر کیا راجہ ہرنند پچاس ہزار فوج اور بڑے ساز و سامان سے براہ سنبھل مرادآباد میں داخل ہوا۔ دریائے ارل کے کنارے بیس ہزار روہیلہ فوج مقابلہ کو تیار ہو گئی ہراول سردار حافظ رحمت خاں اور میمنہ کے سردار دوندے خاں تھے گھمسان کی لڑائی ہوئی جنگ کا خاتمہ ہرنند اور اس کے لڑکے موتی لال کے قتل پر ہوا۔ (باقی آئندہ)

ایک ضروری تصحیح

مولوی نجم الدین صاحب نہیں مولوی مجیب اللہ صاحب ندوی۔ برہان بابتہ اگست ۱۹۵۳ء "میں مصارف زکوۃ کے سلسلہ میں چند ضروری باتیں" کے عنوان سے جو سوال نامہ شائع ہوا ہے وہ مولوی نجم الدین صاحب اصلاحی کا نہیں بلکہ مولوی مجیب اللہ صاحب ندوی رفیق دار المصنفین کا ہے۔ ناظرین تصحیح کرلیں۔